فسئلوا أهل الذكر إن كنتم لا تعلمون

"تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے" (ترجمہ شیخ الہند)

فتاوی یسئلونک

دار الافتاء والارشاد

الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

شمارہ 80 | جمعۃ المبارک 22 محرم الحرام 1442ھ 11 ستمبر 2020ء

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- **بالمشافہ:** سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہ جمع کروائیں۔
- **بذریعہ ویب سائٹ:** www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- **بذریعہ برقی مراسلہ:** ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- **بذریعہ واٹس ایپ:** 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

نوٹ: جوابات/فتاویٰ سوالات موصول ہونے کی ترتیب سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

دار الافتاء والارشاد، الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ، فقہ اکیڈمی C-335 بلاک 1، گلستان جوہر، کراچی

سوال: نماز میں وہ کونسی چیزیں ہیں کہ اگر وہ رہ جائیں تو نماز نہیں ہوتی، نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی؟ اسی طرح وہ کونسی چیزیں ہیں جن کے رہ جانے سے سجدہ سہو لازم ہوجاتا ہے، سجدہ سہو کرنے سے نماز ہوجائے گی؟ نیز وہ کون سی چیزیں ہیں کہ اگر وہ نماز میں رہ بھی جائیں تو نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا نماز ہوجاتی ہے؟

جواب: نماز کی کچھ شرائط ہیں اور کچھ ارکان ہیں ان کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے ان میں سے کوئی ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ شرائط یہ ہیں: اوّل بدن کا پاک ہونا۔ دوسرا کپڑوں کا پاک ہونا۔ تیسرے جگہ کا پاک ہونا۔ چوتھے ستر کا چھپانا۔ پانچویں نماز کا وقت ہونا۔ چھٹے قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ ساتویں نیّت کرنا۔ اور ارکان یہ ہیں۔ اول تکبیر تحریمہ کہنا۔ دوسرے قیام (کھڑا ہونا)۔ تیسرے قرأت (یعنی قرآن مجید پڑھنا)۔ چوتھے رکوع کرنا۔ پانچویں دونوں سجدے۔ چھٹے قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے اخیر میں التّحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

(من فرائضها) التی لا تصح بدونها (التحریمة) قائما (وهی شرط فی غیر جنازة علی القادر به یفتی، فیجوز بناء النفل علی النفل وعلی الفرض وإن كره لا فرض علی فرض أو نفل علی الظاهر ولاتصالها بالأركان روعی لها الشروط. (الدر المختار وحاشیة ابن عابدین/ رد المحتار، ۱/ ۴۴۲)

(قوله وهو شرط) وإنما لم یذكرها مع الشروط المارة لاتصالها بها بمنزلة الباب للدار أفاده فی السراج (قوله فی غیر جنازة) أما فیها فهی ركن اتفاقا كبقیة تكبیراتها كما سیأتی فی بابه۔۔۔(قوله ولاتصالها إلخ) علة مقدمة علی المعلول، وهو قوله روعی لها الشروط. (الدر المختار وحاشیة ابن عابدین/ رد المحتار، ۱/ ۴۴۲)

نماز میں کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ بھولے سے چھوٹ جائیں تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہوجاتی ہے اور اگر قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے ان کو واجباتِ نماز کہتے ہیں۔ واجباتِ نماز چودہ ہیں:

۱۔ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے مقرر کرنا۔

۲۔ فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

۳۔ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔

۴۔ سورۃ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔

۵۔ قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

۶۔ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

۷۔ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا۔

۸۔ تعدیلِ ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

۹۔ قعدہ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔

۱۰۔ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

۱۱۔ امام کو نمازِ فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا اور ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔

۱۲۔ لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔

۱۳۔ نماز وتر میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

۱۴۔ دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

ان کے علاوہ بھی کچھ مقامات ایسے ہیں جن میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ مثلاً قرأت سے پہلے رکوع کر لینا، قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد کچھ سوچنا جس سے تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے میں ایک رکن کے بقدر تاخیر ہوجائے، چوتھی رکعت میں قعدہ میں بیٹھنے کے بجائے کھڑا ہوجانا، قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف میں سے وعلی ال محمد کے دال تک پڑھنا۔

(بترك) متعلق بیجب (واجب) مما مر فی صفة الصلاة (سهوا) فلا سجود فی العمد۔۔۔ (كركوع) متعلق بترك واجب (قبل قراءة

الواجب لوجوب تقديمها...(وتأخير قيام إلى الثالثة بزيادة على التشهد بقدر ركن) وقيل بحرف...(ولو سها عن القعود الاخير كله أو بعضه (عاد) ويكفي كون كلا الجلستين قدر التشهد (ما لم يقيدها بسجدة) لان ما دون الركعة محل الرفض وسجد للسهو لتأخير القعود...(وإذا شك) في صلاته (من لم يكن ذلك) أي الشك (عادة له) وقيل من لم يشك في صلاة قط بعد بلوغه، وعليه أكثر المشايخ. (الدر المختار، باب سجود السهو)

جو چیزیں نماز میں حضور رسولِ کریم ﷺ سے ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی انہیں سنت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے نہ گناہ ہوتا ہے۔ اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا گناہ کا مستحق ہوتا ہے۔ نماز میں اکیس (۲۱) سنتیں ہیں: تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا، دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا، تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا، امام کو تکبیر تحریمہ اور ایک رُکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا، سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا، ثنا پڑھنا، تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللہ الخ پڑھنا، بِسْمِ اللہ الخ پڑھنا، فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا، آمین کہنا، ثناء، تعوّذ، تسمیہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا، سنت کے موافق کوئی قراءت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا، رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا، رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا، قومہ میں امام کو سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کو ربنا لك الحمد اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا، سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا، جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا، تشہد میں اشھد ان لا الہ الا اللہ پر انگلی سے اشارہ کرنا، قعدہ اخیرہ میں تشہّد کے بعد درود شریف پڑھنا، درود کے بعد دعا پڑھنا، پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

وهي (الشرائط) عندنا سبعة: الطهارة من الأحداث، والطهارة من الأنجاس، وستر العورة واستقبال القبلة والوقت والنية والتحريمة. كذا في الزاهدي وفيه فصول أربعة. (الفتاوى الهندية، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول في الطهارة وستر العورة)

سوال: میں نے ایک کال سینٹر میں نوکری شروع کی ہے، سوال یہ ہے کہ کیا ایسے کال سینٹر میں کام کرنا جائز ہے جہاں ہمیں کسی ہیلتھ انشورنس کی کمپنی کے بارے میں سروسز مہیا کرنی ہوں، لیکن مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ کال سینٹر اس ہیلتھ انشورنس کمپنی کا ہے یا پھر اس کال سینٹر کے ذریعے ہمیں صرف لوگوں سے اس کی پروڈکٹس اور سروسز بیچنی ہوتی ہیں۔

جواب: اگر کال سینٹر انشورنس کمپنی کا ہو یا اس کا کام صرف انشورنس کی پیشکش اور ترغیب چلانا ہو تو دونوں صورتوں میں یہ نوکری کرنا جائز نہیں، اس کام کی تنخواہ بھی حرام ہے۔ کیونکہ انشورنس میں سود اور قمار دونوں شامل ہیں۔ اور سود و قمار حرام ہیں، چنانچہ لوگوں کو اس کی جانب راغب کرنا بھی گناہ کے کام میں تعاون ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ:۹۰)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہٰذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو“۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ:۲)

ترجمہ: ”اور نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو،

اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو‘‘۔

سوال: ہم لوگوں کو باہر دوسرے ممالک میں کال کرنی ہوتی ہے اور اپنا تعارف کرواتے ہوئے اپنا نہیں بلکہ کسی دوسرے شخص کا تعارف کرانا ہوتا ہے اور ساتھ یہ بتانا پڑتا ہے کہ میں یہاں سے نہیں بلکہ اس ملک سے بات کر رہا ہوں جہاں وہ کال کرنے والا رہتا ہے۔ کیا یہ جھوٹ کے دائرے میں شامل نہیں ہوگا؟

جواب: خود کے تعارف میں کسی اور شخصیت کا نام اور پتا ظاہر کرنا جھوٹ اور دھوکہ دہی ہے۔ اس سے بچنا واجب ہے۔

قال تعالی فی ذم المنافقین: فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ (التوبة: ۷۷)

ترجمہ: ’’نتیجہ یہ کہ اللہ نے سزا کے طور پر نفاق ان کے دلوں میں اس دن تک کے لیے جما دیا ہے جس دن وہ اللہ سے جا کر ملیں گے، کیونکہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا، اس کی خلاف ورزی کی، اور کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے‘‘۔

سوال: مرغی کے انڈے کے اوپر بہت گندگی اور ناپاکی لگی ہوتی ہے۔ دکاندار اس کو ہاتھ لگا کر بہت سی چیزوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ کیا اب وہ باقی چیزیں بھی ناپاک ہوگئیں، اب جب وہ چیزیں گھر آئیں گی تو کیا ان کو پاک کر کے استعمال کرنا ہوگا؟ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تھوڑا بہت پانی سے دھونے سے انڈوں کی گندگی مکمل صاف نہیں ہوتی۔ جب اس کو توڑتے ہیں تو تھوڑی بہت غلاظت اندر جانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ کیا اس کو مکمل صاف کر کے (یعنی اس گندگی کا ایک نشان بھی باقی نہ رہے) اس کو کھانا چاہیے یا تھوڑا بہت گند جانے سے فرق نہیں پڑتا؟

جواب: انڈے کے ظاہری حصے پر اگر بیٹ لگی ہوئی ہو تو اس کا ظاہری حصہ بالاتفاق ناپاک ہے، اس لیے اس کے استعمال سے پہلے انڈے کو دھو کر اوپر کے حصے کو پاک کر لینا ضروری ہے تاکہ گیلے ہاتھ لگنے سے اس کی نجاست نہ پھیلے اور اگر انڈے کے ظاہری حصے پر بیٹ جیسی جسم دار نجاست لگی ہوئی نہ ہو بلکہ بالکل صاف ہو تو ظاہری حصہ کو پاک سمجھا جائے گا انڈے کی ناپاکی کا مدار رطوبت فرج داخل (شرم گاہ کے اندرونی حصے کی تری) کی پاکی و ناپاکی پر ہے اور رطوبت فرج داخل کی پاکی اور ناپاکی کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے لہٰذا اگر انڈا اوپر سے بالکل صاف بھی ہو تب بھی احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس کو دھو کر استعمال کیا جائے۔

(قوله: رطوبة الفرج طاهرة) ولذا نقل فی التتارخانیة أن رطوبة الولد عند الولادة طاهرة، وكذا السخلة إذا خرجت من أمها، وكذا البيضة فلا يتنجس بها الثوب ولا الماء إذا وقعت فيه، لكن يكره التوضؤ به للاختلاف. (الدر المختار وحاشية ابن عابدين، رد المحتار، ۱/ ۳۴۹)

وفی المجتبى: أولج فنزع فأنزل لم يطهر إلا بغسله لتلوثه بالنجس انتهى: أی برطوبة الفرج، فيكون مفرعا على قولهما بنجاستها، أما عنده فهی طاهرة كسائر رطوبات البدن. (الدر المختار شرح تنوير الأبصار، ص: ۴۶)

(قوله: برطوبة الفرج) أی: الداخل بدليل قوله أولج. وأما رطوبة الفرج الخارج فطاهرة اتفاقا اھ ح. وفی منهاج الإمام النووی رطوبة الفرج ليست بنجسة فی الأصح. قال ابن حجر فی شرحه: وهی ماء أبيض متردد بين المذی والعرق يخرج من باطن الفرج الذی لا يجب غسله، بخلاف ما يخرج مما يجب غسله فإنه طاهر قطعا، ومن وراء باطن الفرج فإنه نجس قطعا ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع الولد أو قبيله. اھ. وسنذكر فی آخر باب الاستنجاء أن رطوبة الولد طاهرة وكذا السخلة والبيضة.

(قوله: أما عنده) أی: عند الإمام، وظاهر كلامه فی آخر الفصل الآتی أنه المعتمد. (الدر المختار وحاشية ابن عابدين/ رد المحتار، ۱/ ۳۱۳)

وفی شرح الطحاوی أن خرء الدجاجة والبط ونحو ذلك من الطيور الكبار التی لخرئه رائحة خبيثة نجس نجاسة غليظة بالاتفاق (مجمع الأنهر فی شرح ملتقى الأبحر، ۱/ ۶۳)

ختم شد